سوال

فضائل رمضان میں ضعیف حدیث کا بیان

جواب

الحمد للہ

اسے ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ (191/3) حدیث نمبر (1887) انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کرنے کے بعد یہ کہا کہ (ان صح الخبر) کہ اگر یہ خبر صحیح ہو۔

تو بعض کتب مراجع سے ان کا لفظ ساقط ہوگیا ہے مثلا منذری کی الترغیب والترھیب (95/2) میں تو لوگوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے یعنی ان صح الخبر کی جگہ صح الخبر ہوگیا ہے حالانکہ ابن حزم رحمہ اللہ تعالی نے بالجزم نہیں کہا کہ صحیح ہے۔

اور المحالمی نے امالیہ (293) میں اور بیہقی نے شعب الایمان (216/7) اور فضائل الاوقاف (ص 146) نمبر (37) اور ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب "الثواب" میں اور الساعاتی نے فتح الربانی (233/9) میں ابن حبان کی طرف منسوب کی ہے، اور سیوطی نے اسے الدرالمنثور میں ذکر کیا اور یہ کہا ہے کہ اسے عقیلی نے روایت کیا اور اسے ضعیف کہا ہے اور الاصبھانی نے الترغیب میں نقل کیا ہے، اور المتقی نے کنزالعمال (477/8) میں ان سب نے ایک ہی طریق سعید بن المسیب عن سلمان فارسی سے بیان کیا ہے۔

تو یہ حدیث دو علتوں کی بنا پر ضعیف ہے اور وہ علتیں یہ ہیں:

1- اس کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ سعید بن مسیب کا سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

2- سند میں علی بن جدعان ہے جس کے بارہ میں ابن سعد کا کہنا ہے کہ فیہ ضعف ولا یحتج بہ، یعنی ضعیف ہے اسے حجت نہیں بنایا جاسکتا۔

اور اسی طرح امام احمد، ابن معین، امام نسائی، ابن خزیمہ اور جوزجانی وغیرہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھیں سیر اعلام النبلاء (207/5)۔

اس حدیث پر ابوحاتم رازی نے منکر کا حکم لگایا ہے، اور عینی نے "عمدۃ القاری (20/9)" میں بھی یہی حکم لگایا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے بھی "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ (262/2) حدیث نمبر (871) میں ایسا ہی حکم لگایا ہے۔

تو اس طرح اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور اسی طرح اس کی سب کی سب متابعات بھی ضعیف ہیں جس پر محدثین نے منکر کا حکم لگایا ہے، اور ایسے ہی اس میں ایسی عبارت پائی جاتی ہے جس کے ثبوت میں نظر ہے مثلا اسے تین حصوں میں تقسیم کرنا کہ پہلا عشرہ رحمت اور دوسرا مغفرت اور تیسرا آگ سے آزادی کا ہے، اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی بلکہ اللہ تعالی کا فضل وکرم وسیع ہے اور رمضان مکمل طور پر مغفرت کا ہے اور ہر رات اللہ تعالی جہنم سے آزادی دیتے ہیں اور اسی طرح عیدالفطر کے وقت بھی جیسا کہ احادیث صحیحہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔

اور اسی طرح حدیث میں یہ بھی ہے کہ:

(جس نے بھی اس مہینے میں نیکی کی وہ ایسے ہے جس طرح عام دونوں میں فریضہ ادا کیا جائے)۔

تواس کی کوئی دلیل نہیں بلکہ نفل تو نفل ہی رہتا ہے اور فرض فرض ہی ہے چاہے رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ کوئی اور مہینہ ۔

اور حدیث میں یہ عبارت بھی ہے کہ :

(اور جس نے رمضان میں فرض ادا کیا گویا کہ اس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے) ۔

تو اس تحدید میں بھی خلاف ہے کیونکہ رمضان اور رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں نیکی دس سے لیکر سات سو تک ہے تو اس لیے روزے کے علاوہ کسی چیز کی تخصیص نہیں کیونکہ روزے کا اجر بہت زیادہ جس میں مقدار کی تحدید نہیں کی گئی جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے کہ : ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالی فرماتا ہے (روزے کے علاوہ ہر عمل ابن آدم کے لیئے ہے اس لیے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دونگا) صحیح بخاری و صحیح مسلم ۔

تو ضعیف احادیث سے بچنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اسے بیان کرنے سے قبل حدیث کا درجہ معلوم کرلینا چاہیئے ، اور رمضان المبارک کی فضیلت میں احادیث کی چھان پھٹک کر کے صحیح احادیث لینی چاہیں ۔

اللہ تعالی سب کو توفیق عطا فرمائے اور روزے اور راتوں کا قیام اور سب اعمال صالحہ قبول فرمائے ۔ آمین یا رب العالمین ۔

واللہ تعالی اعلم .